صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 09 دسمبر 2024ء بمطابق 06 جمادی الثانی 1446ہجری بعد از دوپہر تین بجکر چھیالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، ثریا بی بی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَاِذَا انۡشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتۡ وَرۡدَۃً کَالدِّهَانِo فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِo فَیَوۡمَئِذٍ لَّا یُسۡـَٔلُ عَنۡ ذَنۡۢبِهٖۤ اِنۡسٌ وَّلَا جَآنٌّo فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِo یُعۡرَفُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ بِسِیۡمٰهُمۡ فَیُؤۡخَذُ بِالنَّوَاصِیۡ وَ الۡاَقۡدَامِo فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

(ترجمہ): پھر (کیا بنے گی اس وقت) جب آسمان پھٹے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا؟ اے جن وانس (اس وقت) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اس روز کسی انسان اور کسی جن سے اس کا گناہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہو گی پھر (دیکھ لیا جائے گا کہ) تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرتے ہو مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے اور انہیں پیشانی کے بال اور پاؤں پکڑ پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔ اس وقت تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

جناب لائق محمد خان: میڈم سپیکر صاحبہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لائق محمد خان صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، آج کرپشن کے خاتمے کا دن پورے ملک میں منایا جا رہا ہے، تھوڑا سا ہم بھی کے پی اسمبلی کی طرف سے اس میں اپنا شیئر ڈالتے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، گزارش اس طرح ہے کہ میرے تورغر ضلع میں تین ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہے، چھ ماہ میں، شنگل روڈوں میں جس کی تمام تر تفصیل میرے پاس موجود ہے، تین ارب کی کرپشن ہوئی ہے شنگل روڈوں میں، جو کہ میں اینٹی کرپشن کو دینے کے لئے تیار ہوں اور ساتھ ساتھ ایک اور گزارش کروں کہ ہمارے جو ایڈوائزر ہیں یا مشیر ہیں مصدق عباسی صاحب، وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کو خان صاحب نے تعینات کیا ہے، ان کے ابھی تک نو مہینے ہو گئے ہیں لیکن گزشتہ نو مہینوں میں انہوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ جس سے ان کی کوئی بہتر کارکردگی نظر آئے اور ہاں یہ کیا ہے کہ انہوں نے منسٹر کے برابر سہولیات لی ہیں لیکن کام بالکل زیرو ہے، جب بھی ان کا پتہ کیا جائے تو ان کے پرانے Colleagues اور ان کے دوست ان کے پاس کمرے میں اندر چائے پیتے ہیں، مشیر صاحب کے پاس، اور کہتے ہیں کہ مشیر صاحب میٹنگ میں ہیں، ان کی نو مہینے کی کارکردگی بالکل زیرو ہے، اس کی واضح مثال یہ ہے کہ تین ارب روپے کی کرپشن ہوئی، میرے ضلع میں، میرے ڈی ایچ او نے پانچ کروڑ روپے کی کرپشن کی، میں ان کے پاس خود گیا، اپنے نام سے درخواست دی، آج تین مہینے ہوئے، اس سے مک مکا نیچے سے ہو گیا لیکن اس کے خلاف کارروائی نہیں ہوئی۔ دوسری گزارش، ہمارے ضلع میں ایک سرکل آفیسر اینٹی کرپشن ہے، اس کا نام ہے زرین تاج ہے، وہ سرکاری ملازمین کو اپنے دفتر میں نوکروں کی طرح بلاتا ہے، وہ کہتا ہے کہ مجھے آپ Monthly دیں، وہ تورغر میں اینٹی کرپشن میں سرکل آفیسر ہے، یہ تین چیزیں میں نے آپ کو بتا دی ہیں، ان تینوں کے لئے میں خود ذاتی طور پہ کمیٹی بنانے کے لئے تیار ہوں یا جس طریقے سے بھی کسی دوسرے ادارے کی کمیٹی بناتے ہو، تو میں خود ذاتی طور پہ تیار ہوں، یہ تینوں چیزیں میں کمیٹی میں ثابت کر دوں گا لیکن مصدق عباسی صاحب کی کارکردگی بالکل زیرو ہے، اس کو کم از کم اپنی وہ تنخواہ و مراعات جو لے رہے ہیں، اس کا کام تو کرنا چاہیئے، اگر خان صاحب نے ان کو مقرر کیا ہے تو ان کو بہتر کام کرنا چاہیئے کیونکہ خان صاحب تو کرپشن کے انتہائی مخالف ہیں۔ شکریہ۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ آئٹم نمبر 03: ان معزز ارکان اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب فضل حکیم خان صاحب منسٹر، آج کے لئے؛ جناب اکرام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب زبیر خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب عبدالکبیر خان صاحب، ایم پی اے، پانچ دن کے لئے؛ جناب ہشام انعام اللہ صاحب، بارہ دن کے لئے؛ جناب فضل حق صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب عاقب اللہ خان

صاحب، صوبائی وزیر، تین دن کے لئے؛جناب مشتاق احمد غنی صاحب، آج کے لئے؛جناب منیر حسین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛جناب زاہد چن صاحب مشیر، آج کے لئے؛ ارباب محمد عثمان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The leave is granted. Item No. 06. Mr. Adnan Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 157. Not present, it lapsed. Mr. Arshad Ali, MPA, to please move his call attention notice No. 149, not present, it lapsed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بھٹہ خشت کی رجسٹریشن مجریہ 2024ء کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 07. Minister for Law on behalf of Chief Minister, to please introduce before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Brick Kilns Bill, 2024. Janab Arshad Ayub Sahib.

Mr. Arshad Ayub Khan (Minister for Local Government): I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Brick Kilns Bill, 2024, in the House.

Madam Deputy Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا تجارتی تنازعات کا حل مجریہ 2024ء کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 09. Janab Arshad Ayub Sahib, on behalf of Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once, please.

Minister for Local Government: I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 9 stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا تجارتی تنازعات کا حل مجریہ 2024ء کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minister, Arshad Ayub Sahib, on behalf of Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes (Amendment) Bill, 2024 may be passed.

Minister for Local Government: I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes (Amendment) Bill, 2024 may be passed. Thank you.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes (Amendment) Bill, 2024 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

ڈی چوک اسلام آباد کے ناخوشگوار واقعہ پر بحث (جاری)

Madam Deputy Speaker: Discussion will be continued on item No 10. Janab Daud Shah Sahib.

جناب داؤد شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ تھینک یو میڈم سپیکر صاحبہ، میں پہلے کوہاٹ ڈویژن کے حوالے سے بات کروں گا کہ گزشتہ ادوار میں کوہاٹ ڈویژن جو تقریباً چار سو سے لیکر ساڑھے تین سو ارب روپے تک کم و بیش ان کی جو Federal excise duty on oil as well as federal excise duty on gas، اس کے متعلق میں چند گزارشات پیش کروں گا۔ اس ایوان میں اپوزیشن بینچ پر بیٹھے ہوئے ایم پی ایز اور حکومت میں بیٹھے ہوئے ایم پی ایز ہیں، ان سے میں چند سوالات کروں گا، میڈیا کے جو نمائندے ہیں، ان سے بھی میں چند سوالات کروں گا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، چند سوالات آپ سے بھی کروں گا، میرے کوہاٹ ڈویژن کی جو پروڈکشن ہے وہ تین سو سے لیکر ساڑھے تین سو ارب یا چار سو ارب روپے کم و بیش ایک سال میں ہمارا نیٹ پرافٹ ہے، کوہاٹ ڈویژن میں نہ کوئی Oil refinery ہے، نہ کوہاٹ ڈویژن میں کوئی Oil marketing company ہے، نہ کوہاٹ ڈویژن میں صاف پانی کی کوئی سہولت موجود ہے۔ میڈم سپیکر، میں اپنے حلقے کے حوالے سے کچھ بات کروں گا، میرے حلقے میں تقریباً ساڑھے پانچ یونین کونسلز ایسی ہیں کہ وہ لوگ تالاب کا پانی پیتے ہیں، بد قسمتی سے ہماری جو اربوں روپے کی رائیلٹی ہے، وہ اربوں روپے صوبے اور وفاق پر ہمارے پینڈنگ پیسے ہیں، اس کا کوئی اتا پتا نہیں چل رہا ہے۔ میڈم سپیکر، میرے حلقے کے عوام مجھ سے پوچھتے ہیں کہ رائلٹی جو ہمارا حق ہے، وہ ہم کس سے مانگیں؟ تو انہوں نے مجھے بحیثیت ایم پی اے اگر اس ایوان میں بھیجا ہے تو میں یہ سوال اپنی حکومت سے بھی کروں گا اور مرکزی حکومت سے بھی کروں گا کہ ہماری رائیلٹی اور وہ حقوق ہمیں دلائے جائیں جو ہم سے چھینے گئے ہیں، جو ہم سے لیکر گئے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میں آپ کو تالابوں کے بارے میں بات بتاؤں گا کہ میری ساڑھے

پانچ یونین کونسلز ایسی ہیں کہ لوگ تالابوں کے پانی پیتے ہیں، جہاں سے کتے، گدھے اور دوسرے جانور پانی پیتے ہیں، تو یہی ہمارے حلقے کی حالت ہے اس جدید دور میں، یہ کوئی تھر کا علاقہ نہیں ہے، یہ خیبر پختونخوا کوہاٹ کا ضلع PK-91 کے حالات ہیں، ادھر کوہاٹ ڈویژن کے بہت سے ایم پی ایز میرے ساتھ بیٹھے ہوں گے اس ایوان میں اور بیٹھے ہیں، دو ابھی بھی موجود ہیں، ان میں جناب سجاد صاحب منسٹر ہیں، اسی طرح شفیع جان صاحب ایم پی اے ہیں، یہ دونوں بیٹھے ہوئے ہیں، ہماری رائیلٹی کے ساتھ یہ کھلواڑ ہو رہا ہے، میں آپ کو آئینی تحریر آرٹیکل 161 کی سیکشن (a) ذرا پیش کرتا ہوں تاکہ میں آپ کو بتادوں کہ میرا آئینی حق کیا ہے؟

"Article 161 (a) the net proceeds of the Federal duty of excise on natural gas levied at well-head and collected by the Federal Government, and of the royalty collected by the Federal Government, shall not form part of the Federal Consolidated Fund and shall be paid to the Province in which the well-head of natural gas is situated."

اسی طرح سیکشن (b) کہتا ہے:

"(b) the net proceeds of the Federal duty of excise on oil levied at well-head and collected by the Federal Government, shall not form part of the Federal Consolidated Fund and shall be paid to the Province in which the well-head of oil is situated.]"

میڈم، میرے حلقے کے روڈوں کے حالات آپ دیکھ سکتے ہیں کہ روڈوں کے حالات بھی خراب ہیں، اسی طرح نہ کوئی انڈسٹری ہے، نہ کوئی روزگار ہے، نہ کوئی نوجوانوں کو بنیادی سہولیات مہیا ہیں، نہ لوگوں کو کوئی بنیادی سہولیات وغیرہ میسر ہیں، میں اپنا حق اگر اس ایوان سے نہ مانگوں، میڈم سپیکر، میں تھوڑی توجہ چاہتا ہوں، میں بحیثیت ایم پی اے اپنا حق کس سے مانگوں؟ میں پشتو میں مانگ لوں، اردو میں مانگ لوں، انگلش میں مانگ لوں؟ نو ما وئیل میډم، په پښتو کښې خبره اوکړو، که په اردو کښې خبره اوکړو او که په انګلش کښې خبره اوکړو، کم از کم چې زما Right دے، زما د حلقې Right دے، زما د کوهاټ ډویژن Right دے او ماته نه ملاويږی نو زه به خلقو ته څه مخ ښنايم او په دې ايوان کښې چې زه دا آواز نه اوچتوم، اوس ته ماته دا اووايه چې زمونږه تقريباً بيس کروړ روپئی کښې نوے لاکھ روپئی ريليز شوې دی، آيا دا ګپ نه دے چې کم از کم زما د حلقې دومره حق دے او زما د کوهاټ ډويژن دا حالات دی، نو کم از کم زه ايوان ته خواست کوم۔ بل دويمه دا چې ما سره چې کوم Sitting MPAs دی، دوئ ته هم زه دا هغه کوم چې کم از کم زه علامتی طور د دې اجلاس نه واک آؤټ کوم ځکه چې ماته حق نه ملاويږی او زما مطلب دا دے چې دلته کښې په دې ايوان کښې چې زه ناست يم نو مطلب دا دے چې اخلاقاً دا بالکل صحيح خبره نه ده ځکه چې الله به زمونږ نه تپوس کوی، کم از کم دا دوه Sitting MPAs ناست دی، دوئ ته زه خواست کوم چې زما سره د کوهاټ ډويژن په هغه رائلټی باندې او زمونږ چې کوم حق دے، په Right باندې زما

سره دوئ واک آؤټ اوکړی، نور چې کوم ایم پی اے ګان دی، هغه Available نه دی نو کم از کم زه واک آؤټ کوم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب داؤد شاہ صاحب، آپ کا جو پوائنٹ ہے، یہ آج کے ایجنڈے میں نہیں لیکن اچھی بات ہے کہ آج آپ نے اس بات کو ہاؤس میں لے آیا، ان شاء اللہ اس پہ مشاورت ہو گی، متعلقہ جو منسٹر ہیں وہ اس پر بات کریں گے، اگلی دفعہ ہم اس کو ضرور لے لیں گے۔ تھینک یو، داؤد شاہ صاحب۔

(اس مرحلہ پر جناب داؤد شاہ، رکن اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا منسٹر لاء صاحب، آپ سے گزارش ہے کہ آپ جا کر ان کو منا کر لے آئیں، اپنے ساتھ دو بندے لے لیں، ایک اپوزیشن سے بھی لے لیں، خیر ہے یہ ہم اپنوں سے خفا ہیں، اپوزیشن سے عدنان صاحب بھی ان کے پیچھے جائیں۔ جناب سجاد صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): شکریہ میڈم سپیکر، بات اس طرح ہے کہ جس طریقے سے ہمارے ایم پی اے داؤد شاہ صاحب نے بات کی، یہ بالکل حقیقت پر مبنی ہے، اس میں کوئی دو رائے نہیں اور جہاں تک گیس رائیلٹی کی Payment کا تعلق ہے تو ہماری موجودہ حکومت نے چیف منسٹر صاحب نے اس کا تناسب دس فیصد سے بڑھا کر پندرہ فیصد کر دیا ہے، یہ بھی انہوں نے خاص کر ہمارے کوہاٹ ڈویژن کے لئے ایک بہت بڑا Step لیا ہے، باوجود اس کے کہ صوبہ Financially بہت مشکلات سے گزر رہا ہے لیکن چیف منسٹر نے ہمارے ساتھ یہ کمٹمنٹ بھی کیا ہے کہ اس سال جو بھی رائیلٹی آپ کی آئے گی، اس میں سے پندرہ فیصد آپ لوگوں کو Payment کی جائے گی اور یہ اچھا ہوا کہ یہ پوائنٹ انہوں نے اٹھا لیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں تمام ممبران اسمبلی جتنے بھی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، ان سب کے سامنے میں یہ بات کھل کر کروں گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم فیڈرل پہ الزام لگاتے ہیں کہ فیڈرل ہمیں Payment نہیں کرتا تو اس کا خمیازہ ہمیں بھگتنا پڑتا ہے کیونکہ جب آپ Merged area کے لئے، میں آپ کو صرف ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں، پچھلے دنوں ادھر گورنر ہاؤس میں ایک آل پارٹیز کانفرنس بھی ہوئی تھی لیکن ان کو شاید یا تو پتہ ہی نہیں کہ ادھر فیڈرل میں کون لوگ بیٹھے ہیں، وفاق میں جو یہ فنڈ کی بندر بانٹ کر رہے ہیں، اس میں ہمارے صوبے کو مسلسل وہ نظر انداز کر رہے ہیں، Merged area کے لئے انہوں نے ہمیں ہر سال Hundred billion دینا ہوتے ہیں اور چار سال گزرنے کے باوجود بھی انہوں نے بیس فیصد ابھی تک Payment نہیں کی ہے، یہ ہے فیڈرل کی کمٹمنٹ کا حال، تو جب اسی طرح گیس رائیلٹی یا پھر ہائیڈرو میں یا پھر ٹوبیکو سیس کی بات کریں تو وہاں پر بھی یہی حالات ہیں کہ فیڈرل نے وہ تمام وسائل اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں جن پر ہمارا حق بنتا ہے اور پھر جب آپ اتنی Meager value میں صوبے کو Payment کریں گے تو پھر صوبہ ان Requirements کو آگے Need کرنے سے بالکل قاصر رہتا ہے کیونکہ آگے سے بہت سارے Expenditures بھی ہوتے ہیں اور میڈم سپیکر، احمد کنڈی صاحب سے بھی میں گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں معلوم ہے، یہ اس طرح کی بات نہیں ہے کہ کوئی کہہ دے کہ ہم اس حکومت کا حصہ نہیں، آپ ہزار بار کہیں کہ ہم اس

حکومت کا حصہ نہیں لیکن جو وفاق میں بیٹھے ہیں تو آپ برابر کے شریک ہیں اور اس میں آپ کے بڑے Stakes ہیں، ادھر سپریم کمانڈر اور Head of the State آپ کا بنا ہوا ہے، انہی کی مدد سے بنا ہوا ہے، آپ کی یہ حکومت بیسا کھیوں سے ہی چل رہی ہے، آپ تھوڑی سی ایک بیسا کھی ہٹالیں پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کیسے یہ چلتی ہے؟ بات تو میں بڑی تفصیل سے کرنا چاہتا تھا، چونکہ بیچ میں یہ رائیلٹی والا معاملہ آگیا، میڈم سپیکر، اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی بات کر لیتا ہوں، وہ اس لئے کہ مجھے پچھلے دنوں ہمارے اپوزیشن کے جتنے بھی پارلیمانی لیڈرز ہیں، انہوں نے ہمارے، یہ جو ہم نے ایک پرامن احتجاج کیا تھا، پھر اس کے نتیجے میں آگے ہمارے ساتھ جو ظلم، بربریت کی داستان اور تاریخ دہرائی گئی، حالانکہ یہ سب کو پتہ ہے کہ لیاقت باغ میں عوامی نیشنل پارٹی کے پرامن احتجاج، جلسے والے لوگوں کو انہوں نے شہید کیا، پولیٹیکل ورکرز پر الزام لگایا گیا، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس وقت حکومت کس کی تھی؟ تو یہی لوگ حکومت میں بیٹھے ہوئے تھے، بات میڈم سپیکر، یہ ہے کہ جب بات اپنے اوپر آجاتی ہے تو پھر اس سے آپ Escape کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ہم نے پرامن احتجاج کیا، ہم نے کوئی ایسا طریقہ اختیار ہی نہیں کیا جس کی وجہ سے ہمارے اوپر انہوں نے ایک ایسا وحشیانہ قسم اور ایک ایسا طریقہ واردات ڈالا جس طرح کہ ہم کہیں مجرم ہیں۔ میڈم سپیکر، سوالات بہت زیادہ بنتے ہیں، سوالات یہ بنتے ہیں، سب سے پہلا سوال یہ بنتا ہے کہ مینڈیٹ کیوں چوری کیا؟ دوسرا سوال یہ بنتا ہے کہ آپ نے ججوں کی سلیکشن کا طریقہ کار کیوں بدلا؟ پھر سوال بنتا ہے کہ آپ نے چھبیسویں آئینی ترمیم کیوں لائی؟ پھر سوال یہ بنتا ہے کہ آپ نے سارے راستے کیوں بند کئے؟ سوال یہ بنتا ہے کہ آپ نے احتجاج کی آڑ میں ہر جگہ پہ پشتونوں کو ہراساں کرنا شروع کیا اور پھر کہتے ہیں کہ صوبائیت کو آپ رنگ نہ دیں، صوبائیت کا رنگ نہ دیں، تعصب کا رنگ نہ دیں، میڈم سپیکر، اسلام آباد میں اگر کوئی پشتون ریڑھی لگانے والا بھی ہے، اس کو بھی پکڑا ہوا ہے، اگر کوئی شکل وصورت سے نظر آجائے کہ یہ تو خیبر پختونخوا سے تعلق رکھتا ہے، اس کو بھی انہوں نے پکڑا ہوا ہے، یہ جو اے پی سی کر رہے تھے، ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں آپ گیس رائیلٹی نہ دیں، اپنے پاس رکھ لیں، آپ ہمیں ہائیڈرو والا منافع نہ دیں، اپنے پاس رکھ لیں، آپ ٹوبیکو سیس نہ دیں، اپنے پاس رکھ لیں، آپ ہمیں معدنیات نہ دیں، اس پہ جو آپ منافع کماتے ہیں وہ اپنے پاس رکھ لیں، میڈم سپیکر، کوئی بھی فنڈ ہو، ہمیں نہ دیں، اپنے پاس رکھ لیں، ان کے پاس اگر کوئی وسائل ہیں، ہمیں نہ دیں، وہ اپنے پاس رکھیں، ہماری صرف ایک التجاء ہے، ہم جھولی پھیلا کر آپ کے سامنے کہتے ہیں، جھولی پھیلا کر ہم کہتے ہیں کہ خدارا ان لوگوں کو بتادیں کہ ہمیں امن چاہیئے، ہمیں مزید نہ ماریں، ہم جس بھی جامے میں جاتے ہیں، ادھر ہمیں مارا جاتا ہے، بدقسمتی سے ہمارے پنجاب کے ورکرز پہ بہت زیادہ ظلم ڈھایا جا رہا ہے، اس وجہ سے پنجاب کے ورکرز ہمارے ساتھ نہیں نکلے جس طریقے سے ہم چاہ رہے تھے کیونکہ ان کے گھر گھر کے اوپر پولیس کھڑی کی ہوئی تھی۔ میڈم سپیکر، ہمیں سمجھ نہیں آرہا ہے کہ کہاں سے یہ لوگ لے آتے ہیں، انہوں نے پنجاب میں ہمارے ہر قائد کو پکڑا ہوا ہے، ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ وہ نہیں نکلے کہ ان کو ہم کوئی تحفظ دے رہے ہیں لیکن ہم کہہ رہے ہیں کہ ان کی مشکلات بے حد زیادہ تھیں، اس وجہ سے وہ نہیں نکلے۔ میڈم سپیکر، یہ بات بہت واضح ہے، اگر ہمارے ساتھ پنجاب کے ورکرز سٹیج پہ کھڑے ہوتے تو ہمارے اوپر کبھی

فائرنگ نہ ہوتی۔ میڈم سپیکر، امن وامان کی بات کرنا یا اپنے حق و حقوق کی بات کرنا، یہ بہت بڑا ظلم بنا ہوا ہے، یہاں پہ اگر میں حق کی بات کروں کہ مجھے اپنے حقوق دو تو میں اسلام آباد میں بھی محفوظ نہیں ہوں اور اگر میں ان کی بات کروں، اپنے حقوق نہ مانگوں تو میں وزیرستان، سوات، باجوڑ میں بھی محفوظ ہوں، اس ملک میں یہ ایک نیا رواج بنا ہوا ہے، میں کہتا ہوں کہ جو بھی معاملہ ہو جاتا ہے، جو بھی بات ہو جاتی ہے، نثار باز کو یہ بات کرنی چاہئیے تھی لیکن انہوں نے نہیں کی ہے، میں کہہ رہا ہوں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہر جگہ پہ جب بھی کوئی مسئلہ بنتا ہے، کوئی دہشت گردی ہو جاتی ہے، افغان حکومت یا افغانیوں نے جب ہمارے اوپر کوئی فائرنگ کی ہے تو پھر افغان اور ہمارے اوپر بہت بڑا مسئلہ بنتا ہے، تو خدارا آپ لوگوں نے ان کو ہمارا ایسا بدترین دشمن بنایا جس طرح تاریخ میں انڈیا ہمارا دشمن نہیں ہے۔ میڈم سپیکر، یہ حالات ایک ڈیزائن کے مطابق جارہے ہیں، ایک انجینئرنگ ہو رہی ہے، ایکManeuver ہو رہا ہے، ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ خدارا اس طرح کے حالات پیدا نہ کئے جائیں اور ہم تو یہ نہیں کہہ رہے ہیں، یہ دنیا کہہ رہی ہے کہ پشتونوں کو زدوکوب کیوں کیا جارہا ہے؟ یہ ہم نہیں کہہ رہے ہیں، یہ پوری میڈیا کہہ رہی ہے، کیا آپ لوگوں نے ہمیں اس لئے رکھا ہوا ہے کہ آپ کو کوئی نہ ملے، ہم کمزور نہیں ہیں، ہم جاہل، لاعلم ہیں، ہم بھوکے ہیں، پشتون پیاسا ہے، پشتونوں کے پاس کچھ بھی کرنے کو نہیں ہے، روزگار نہیں ہے لیکن میڈم! پشتون بے ایمان نہیں ہے، ہم نے ہر جگہ پہ، ہر وقت اس ملک کے ساتھ اس ریاست کے ساتھ وفا نبھایا ہے، ہم نے کبھی کوئی ایسی بات ہی نہیں کی ہے جس پہ کسی کی دل آزاری ہو پورے ملک میں، پوری ریاست میں، ہم تو پوری ریاست کے ساتھ محبت کرتے ہیں لیکن ہماری محبت کا نتیجہ یہ ہے کہ جس طرح بنگالیوں کو مار مار کر قوم پرست بنایا گیا میڈم سپیکر، آپ کو صحیح بتا رہا ہوں، تاریخ آپ پڑھ لیں کہ بنگالیوں کو مار مار کر قوم پرست بنایا، آج ہمیں مار مار کر قوم پرست بنایا جارہا ہے، یہی وجوہات ہیں، پھر ہمارے شہیدوں کی آوازیں ہماری کانوں میں آتی ہیں، وہ پھر ہم سے پوچھتے ہیں، پھر ہم نے اٹھنا ہوتا ہے، ہم نے آگے پوچھنا ہوتا ہے، ہم نے ان کا ازالہ کرنا ہوتا ہے، ہم کس کے پاس جائیں؟ اگر ہمارے قائدین کو بے گناہ اور بے بنیاد مقدمات میں، اور یہ سیاست تو اس نہج پہ پہنچی ہوئی ہے کہ جو نہی حکومت میں آجائے، فوراً اگلے مخالف کو پکڑ کر جیل میں ڈال دو، یہ کونسا طریقہ ہے؟ میڈم، کوئی مقدمہ ایسا نہیں ہے جس کا سر اور پیر ہو اور درجنوں مقدمات بناتے ہیں، ایسی ایف آئی آرز درج کرتے ہیں کہ ان پہ ہنسی آتی ہے، ایک بندہ جیل میں ہوتا ہے، اس کے اوپر ایک اور ایف آئی آر کاٹ دی جاتی ہے، ایک بندہ عدالت میں کھڑا ہے، اس کے اوپر بھی ایف آئی آر کاٹی جاتی ہے، ایک بندہ ہسپتال میں داخل ہے، اس کے اوپر بھی ایف آئی آر کاٹی ہوئی ہے، یہ پھر کہتے ہیں کہ یہ تو اتنے لوگ نہیں مرے جتنے لوگ آپClaim کر رہے ہیں۔ خدارا ایک بندہ بھی اگر شہید ہوا ہے، ایک ورکر بھی اگر شہید ہوا ہے، کیا وہ کم ہے؟ ایک انسان کی موت پورے عالم کے انسانوں کی موت ہے، ہماری اصطلاح، ہمارا دین تو ہمیں یہ سکھاتا ہے لیکن جس طریقے سے ہم پہ یہ گولیاں برسائی گئیں، جس طریقے سے ہم پہ یہ دہشت، میں کہتا ہوں اتنی دہشت گردی تو آپ نے فلسطین میں اور اس میں بھی نہیں دیکھی ہو گی، مجھے بڑی ہنسی آتی ہے کہ ہمارے پختونخوا میں جب بھی کوئی اس طرح کا واقعہ ہو جاتا ہے، آپ جب بھی دیکھیں، یہ ہمارے جرگے والے کہہ رہے ہیں کہ ہم

نے پاراچنار کو چھوڑ کر ادھر ہم گئے، بابا! ہم نے کبھی پاراچنار کو نہیں چھوڑا ہے، اس کے لئے ہماری Already کمیٹی بنی ہے، ہماری حکومت Already اس کے لئے ہر سطح پہ مذاکرات بھی کر رہی ہے اور بہت کافی عرصے سے کر رہی ہے، شاید آپ لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہے یا آپ لوگوں کے نوٹس میں نہیں لانا چاہتے، میں تو سمجھ رہا تھا کہ احمد کنڈی صاحب جب کھڑے ہوں گے کہ ہمارے احتجاج پہ یہ جو ہوا تھا کیونکہ ہمیشہ احمد کنڈی صاحب ہمیں آئین پڑھاتے ہیں، آئین کے آرٹیکل کا ذکر کرتے ہیں، تو ایک میں نے کہا کہ یہ Freedom of speech کا بتائیں گے کہ ہمارے پاکستان کے آئین میں ایک آرٹیکل 119 بھی ہے، دوسرا اہم یہ کہیں گے کہ Head of the State جو ہوتا ہے یہ سپریم کمانڈر ہوتا ہے، تمام آرمڈ فورسز کا سپریم کمانڈر ان کا اپنا بیٹھا ہوا ہے، میں نے کہا کہ یہ ہمیں پڑھائیں گے کہ بھئی! فکر مت کرو، آرٹیکل 41 ہے پاکستان کے آئین کا اور آپ لوگوں کا جو ہے ناں ہم جائیں گے اپنے Head of the State سے سپریم کمانڈر سے آپ لوگوں کے لئے انصاف دلوائیں گے لیکن وہ احمد کنڈی صاحب نے کوئی آئین کا ذکر ہی نہیں کیا، پھر ہم نے کہا کہ یہ Freedom of the assembly ہے، ہمیں احمد کنڈی صاحب بتائیں گے کہ آرٹیکل 16 ہے، فکر مت کرو، ہم جائیں گے آپ لوگوں کے لئے آپ کے حقوق کی بات کریں گے اپنے Head of the State سے، لیکن وہ بھی نہیں کیا، پھر ہم نے کہا کہ یہ آئین کی تخلیق کے دعویدار ہیں، یہ ہمیں لازمی بتائیں گے کہ آپ لوگ بالکل فکر مت کریں، منتخب حکومت ہے، ہمارے آرٹیکل 130 / 129 ہمیں پڑھا رہا ہے کہ تمام اختیارات منتخب حکومت کے پاس ہوتے ہیں لیکن وہ بھی جو ہے ناں یہ بھول گئے ہیں، ہم آپ کو بتا رہے ہیں کہ بھئی! بات یہ ہے کہ جرگہ کرنے سے پہلے یا آل پارٹیز کانفرنس بلانے سے پہلے آپ لوگ ایک مرتبہ یہ بھی سوچ لیتے کہ کس کے خلاف آپ لوگ یہ ڈیمانڈ پیش کر رہے ہیں اور کس کے سامنے پیش کر رہے ہیں؟ یہ تو سارے حکومت والے بیٹھے ہوئے ہیں، وفاق والے سارے ادھر آکر بیٹھ گئے، آپ بتائیں ناں، جو ان کے کرنے دھرنے والے بندے وہ سارے گورنر ہاؤس میں بیٹھ گئے ہیں اور یہ کر رہے ہیں، ہمیں حقوق دلوانے کے لئے، کوئی حقوق ہمیں نہ دلواؤ، خدارا ہمارے پختونخوا پہ تھوڑا سا رحم کرو اور یہ جتنے بھی ادارے ہیں، یہ سارے وفاقی حکومت کے Under command ہونے چاہئیں، ابھی آپ اپنا سوچیں، کیا آپ کی منتخب حکومت ہے ادھر وفاق میں؟ اگر وہ بیٹھی ہوئی ہے، کیا ان کے پاس اختیارات ہیں؟ اگر نہیں تو اپنا پوچھو، پہلے اپنا مسئلہ حل کرو، چھوڑو ہمارے مسئلے کو، اپنا مسئلہ حل کرو۔ یہ جتنے بھی ادارے ہیں، کیا یہ آپ کے Under command ہیں؟ اگر آپ کے Under command ہیں تو پھر یہ کیوں ہمیں مار رہے ہیں؟ ادھر جو ہے ناں ایک قسم کا ڈرامہ کر کے کیا بڑا خیر خواہ ہے، کیا خیر خواہ آپ آئے ہیں؟ میڈم سپیکر، یہ ہم نے جب سے یہ حکومت سنبھالی ہے، ان کا صرف ایک ہی مسئلہ ہے، ان کی صرف ایک ہی داستان ہے کہ ہمیشہ ہمارے اوپر اعتراض پہ اعتراض، شیخوپورہ سے لے کر اسلام آباد تک جتنے بھی پشتون ادھر کوئی ریڑھی چلا رہا ہے، کوئی مزدوری کر رہا ہے، کوئی دکان میں بیٹھا ہوا ہے، انہوں نے ہمارے بہت سارے لوگوں کو دکانوں سے اٹھا اٹھا کر جیلوں میں ڈالا ہوا ہے، بھئی! یہ ہمارے حقوق ہیں، اپنے اداروں سے کہہ دیں کہ جرگہ نہ کریں، اے پی سی نہ کریں، Simple ہمارا حل ہے، اپنے اداروں کو اپنے کنٹرول میں کریں، اگر نہیں

کر سکتے تو حکومت چھوڑ دیں، پھر یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگ اسٹیبلشمنٹ کے خلاف ہیں، تو پھر آپ یہ کریں، ہمیں بھی انہوں نے معیار طے کر دیا، بھئی! آپ ہمیں معیار طے نہ کریں، Simple یہ ہے کہ ہم اسٹیبلشمنٹ کے خلاف نہیں ہیں، ہم ہر اس قوت کے خلاف ہیں جو غیر سیاسی ہے اور کرتی ہے یہ سیاست، ہم نے کبھی غیر سیاسی قوت کی کوئی وہ (سیاست) نہیں کی، یہ ہمیں عجیب سے طعنے دے رہے ہیں اور عجیب سی باتیں کر رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو لانے والے وہ کہتے ہیں کہ ریاستی ادارے ہیں، بھئی! آپ لوگوں کو کس نے لایا ہے؟ آپ لوگ کہاں پلے بڑھے ہیں، یہ دوسری بات ہے کہ یہ جو ابھی وزیر اعظم بنا بیٹھا ہے میڈم سپیکر، یہ ریکارڈ پر ہے کہ انہوں نے اسامہ بن لادن کو خط لکھا ہے، اسامہ بن لادن جب ہلاک ہوا تو اس کے کاغذوں سے وہ شہباز شریف کا خط نکلا کہ آپ ہمارے صوبے میں دہشت گردی نہ کریں، آپ کی جتنی بھی Requirement ہے وہ ہم پوری کریں گے۔ میڈم سپیکر، کیا جب ایسا بندہ وزیر اعظم بن جائے تو اس سے میں کیا توقع کروں گا؟ مطلب کہ پنجاب میں دہشت گردی نہ کریں اور باقی میں کریں لیکن پنجاب میں نہ کریں، اس وقت وہ وزیر اعلیٰ تھا، ابھی وہ وزیر اعظم بنا بیٹھا ہے، تو میں ایسے وزیر اعظم سے کیا توقع رکھوں، یہ میرا کیا خیال رکھے گا، میرے صوبے کا کیا خیال رکھے گا؟ میڈم سپیکر، یہ ہمارے پشتونوں کے خلاف ایک بہت بڑی سازش چل رہی ہے، جس طریقے سے By design کہ یہ اسلام آباد میں آپ کو پتہ ہے کہ Eighty percent کے قریب پشتون رہ رہے ہیں اور کراچی میں Thirty percent سے زیادہ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر پشتون ادھر ہمارے ساتھ احتجاج میں گیا ہو لیکن یہ تاریخ بھول گئے ہیں میڈم سپیکر، ملتان میں پشتونوں کی حکمرانی رہی ہے، ادھر ابھی بھی بہت سارے پشتون آباد ہیں، انہوں نے ادھر بھی پشتونوں کو زود و کوب کیا، ہراساں کیا، ان کی تجارت پہ، ان کی دکانوں پہ، ان کے گھروں پہ عجیب عجیب انداز سے حملے کئے جاتے ہیں، ان کے اوپر چھاپے پڑوائے جاتے ہیں تاکہ یہاں سے یہ لوگ دل برداشتہ ہو کر نکل جائیں، کیوں اور الزام کیا لگایا جاتا ہے اور کس آڑ میں لگایا جا رہا ہے؟ وہ اس آڑ میں کہ ان لوگوں کو انہوں نے کہا ہے کہ آپ لوگوں کا پاکستان تحریک انصاف سے تعلق ہے، میڈم سپیکر، ہمارے ساتھ وفاق کا، ریاست کا رویہ یہ ہے، اس میں ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر طریقہ کار یہی رہا، جس طرح بنگال میں اپنایا گیا تھا تو یہ ملک کس طرف جائے گا؟ ہم نے ادھر پوری ریاست کو Depth provide کی ہوئی ہے اور کہاں پہ Depth provide کی ہوئی ہے؟ ایسے بارڈر پہ Depth provide کی ہوئی ہے جہاں پہ دنیا کے حملہ آور آئے اور انہوں نے اس خطے پہ حملہ کیا لیکن پاکستان کے لئے سیسہ پلائی دیوار کی طرح ہم سارے کھڑے ہیں۔ میڈم، ہم اس لئے یہ کہہ رہے ہیں کہ مزید APCs اگر آپ کروانا چاہتے ہیں تو اس سے پہلے سوچ لیا کریں، APC نہ کروائیں، جرگے کی کوئی ضرورت نہیں، آپ جائیں وفاق میں، سارے آپ کے حکمران بیٹھے ہوئے ہیں، ریاستی اداروں کو کنٹرول کر رہے ہیں، ان سے ہمارے حقوق دلوادیں نہ کہ ہمارے زخموں پر نمک چھڑکانے کے لئے اور نہ کہ ہمیں نیچا دکھانے کے لئے، ان کو کوئی اور جواز ہی نہیں بن رہا تھا ماسوائے یہ کہ ہمیں نیچا دکھائیں، ہم یہ کر رہے ہیں اور آپ لوگوں کے لئے کر رہے ہیں، ہمارے لئے کچھ نہ کریں، اپنے حقوق،

اپنے اختیارات کو آپ سنبھالیں جو آپ کو آئین نے دیئے ہیں، یہ آئین بھی ہمیں نہ پڑھائیں، یہ آئین ان کو پڑھادیں جو آپ لوگوں نے ادھر کرسی پہ بٹھائے ہوئے ہیں۔ میڈم سپیکر، یہی کہ ہمارے شہداء ہمارے کانوں میں کہتے ہیں کہ :

ما پسې ارمان درځی که نه درځی
څه نا څه خفګان درځی که نه درځی
اے استاذه حال د وطن څنګه دے
سکول ته ماشومان درځی که نه درځی
اے په محلونو کښې اوده خلقو
څاڅکی د باران درځی که نه درځی
اے د پښتنو قاتله اووایه
قبر ته ماران درځی که نه درځی

(تالیاں)

بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سجاد صاحب، بہت شکریہ۔ جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ میڈم، سب سے پہلے داؤد شاہ صاحب نے جو آج سوالات کئے ہیں پوری اسمبلی سے، پورے میڈیا سے، تمام ممبران سے جو بڑا ایک Valid انہوں نے پوائنٹ Raise کیا اور اس کے بعد میں میجر صاحب کے بھی جو پوائنٹس ہیں، ان کے اوپر بھی آؤں گا۔ میڈم سپیکر، کوہاٹ شاید میں اس ڈویژن کی بات کر رہا ہوں جس سے آفتاب صاحب بھی Belong کرتے ہیں، یہ وہ ڈویژن ہے جس میں ہمارا نہ صرف خیبر پختونخوا کا بلکہ پاکستان کا سب سے بڑا Oil well جس کو "ناشپہ" کہا جاتا ہے، سب سے بڑا Oil well پاکستان کا جو کوہاٹ ڈویژن میں ہے۔ خیبر پختونخوا پاکستان کو جو تیل کی پیداوار ہے، Khyber Pakhtunkhwa is the highest producing federating unit regarding oil. میڈم سپیکر، Energy book کہتی ہے کہ اگر Ninety thousand barrel per day پاکستان پیدا کرتا ہے تو اس کی پینتالیس ہزار بیرل، چالیس ہزار بیرل، پچاس ہزار بیرل Per day وہ Fifty percent خیبر پختونخوا پیدا کرتا ہے اور اس کی اگر سالانہ آپ قیمت نکالیں تو وہ کم و بیش چونکہ بیرل کی قیمت Fluctuate ہوتی رہتی ہے انٹرنیشنل مارکیٹ میں، تو خیبر پختونخوا سالانہ ساڑھے تین سو، چار سو ارب کی تیل دیتا ہے پاکستان کی ریاست کو اور بدقسمتی کیا ہے؟ وہ یہ کہ اس کی بدولت ہمیں کوئی چیز نہیں ملتی اور ان کا گلہ ہے مرکز کی حکومت سے بھی اور صوبے کی حکومت سے بھی کیونکہ Federal excise duty on oil تو ملتی ہے، جو رائیلٹی ملتی ہے وہ بھی پھر کوہاٹ ڈویژن کو Pay نہیں ہوتی۔ میڈم سپیکر، میں آپ کی توجہ Constitution of Islamic Republic of Pakistan کی طرف دلواؤں گا، مجھے خوشی ہوتی ہے Eighteenth amendment میں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ تمام ہم خیال جماعتوں نے جب یہ کیا تو

ہم نے آرٹیکل161 میں امنڈمنٹ کی اور آرٹیکل(b) paragraph (1) clause 161 کو ہم نے Incorporateکرایا۔ میڈم سپیکر، میں تمام ممبران کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہ وہی تاریخی انقلابی اٹھارہویں ترمیم تھی جس نے کوہاٹ ڈویژن کو خیبرپختونخوا کو آئین میں حصہ دیا اور Article 161 clause (1) paragraph (b) کہتا ہے:

Article 161 clause (1) paragraph (b): "the net proceeds of the Federal duty of excise on oil levied at well-head and collected by the Federal Government, shall not form part of the Federal Consolidate Fund and shall be paid to the Province in which the well-head of oil is situated."

اس کا مقصد یہ ہوا کہ جہاں پہ بھی وفاقی ایکسائز ڈیوٹی جو تیل کے اوپر لگے گی، وہ جس کا ماخذ ہے، اس کا سرچشمہ جس صوبے میں ہوگا وہ اس صوبے کو دیا جائے گا نہ کہ وہ وفاقی مجموعی فنڈ کا حصہ بنے گا لیکن بدقسمتی سے2010ء سے یہ امنڈمنٹIncorporate ہوئی، آج2024ء میں ہم کھڑے ہیں، ہمیں ایک روپیہ بھی اس مد میں نہیں ملا، ہمیں گلہ یہ ہے، یہ گلہ پچھلی اسمبلی میں بھی2018ء سے 2023ء تک کرتا رہا جب اوپر نیچے تبدیلی سرکار کی اور تحریک انصاف کی حکومت تھی۔ میجر صاحب جو بات کر رہے ہیں وفاقی حکومت کی، میں پوچھتا ہوں کہ یہ جو ایشوز ہیں، یہ پارٹی سیاست سے بالاتر ہیں لیکن پھر بھی آئیں بیٹھتے ہیں کہ ہمیںFederal excise duty on oil کس وفاقی حکومت نے دی؟2010ء میں بھی ہمیں نہیں ملی، 2013ء میں بھی نہیں ملی ہے، 2018ء میں آپ کی حکومت تھی، پھر بھی نہیں ملی، آخر وہ صوبہ جو چار سو ارب کی تیل دیتا ہو اور اس کوFederal excise duty on oil جو کہ آئینی حق ہے، وہ نہیں ملتی تو پھر ہم کس سے گلہ کریں گے؟ میڈم سپیکر، ان تمامColleagues کی یاددہانی کے لئے میں کہنا چاہتا ہوں کہ تربیلہ ڈیم ساؤتھ ایشیاء کا سب سے بڑا ڈیم ہے اورEarth fill and rock dam کے حوالے سے یہ دنیا کا سب سے بڑا ڈیم ہے جو خیبرپختونخوا کے پاس ہے، یہ1973ء میں بنا تھا لیکن کیا ہمیں نیٹ ہائیڈل پرافٹ آج تک ملا؟ اس میں تمام حکومتیں گزری ہیں، یہ سوال جو ہے تھوڑا سا ہمHigh moral groundاگر لیں تو میجر صاحب کے گوش گزار کرنے کے لئے میں صرف یہ کہوں گا، ان میں تحریک انصاف کی حکومتیں بھی گزری ہیں، ان میں پیپلز پارٹی کی حکومتیں بھی گزری ہیں، ان میں نواز شریف کی حکومتیں بھی گزری ہیں اور بحیثیت تحقیقی طالب علم کے سب سے زیادہ پیسے نواز شریف کی گورنمنٹ میں ہمیں ملے ہیں، پھر پرویز خٹک صاحب نے ایکInterim agreement کیا، شروع بھی انہوں نے کیا تھا لیکن وہ ہمیں وقتی ایکArrangement کے Through ملے، ہمیں اپنا آئینی حق "اے جی این قاضی فارمولا" کے تحت نہیں ملا، جس کے تحت اس صوبے کے سولہ سو ارب بنتے ہیں، میرا تربیلا بیس ارب روپے کی بجلی پیدا کرتا ہے، سب سے سستی ترین اور ماحولیاتی دوست بجلی Environment friendly بجلی پیدا کرتا ہے، آج دنیاClimate change پہ لگی ہوئی ہے، وہ کہتے ہیں، تھرمل پہ بجلی مت بنائیں، نیوکلیئر پہ مت بنائیں،Coal پہ مت بنائیں، میرے پاس تو پن بجلی کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے اور میں آج یہ دعویٰ کرتا ہوں، اپنی تحقیق کی بنیاد پہ، اگر تربیلا کی سب سے سستی ترین بجلی پاکستان کی حکومت یا

ریاست سے Energy basket سے نکال دیں Pakistan will default لیکن ہم پاکستان کو بھی روشن کرنا چاہتے ہیں، خیبر پختونخوا کی بھی روشنی ہماری خواہش ہے اور یہ میرا آئینی حق ہے،

Under Article 161 clause (2): "the net profit earned by the Federal Government, or any undertaking established or administered by the Federal Government from the bulk generation of power at a hydro-electric station shall be paid to the Province in which the hydro-electric station is situated."

ہائیڈرو الیکٹرک اسٹیشن کس کے پاس ہے؟ سب سے بڑا میرے پاس ہے، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ چیزیں سیاست سے بالاتر ہونی چاہئیں، آج میں ان سے پوچھتا ہوں، جو کہتے ہیں کہ مرکز ہمیں نہیں دے رہا، ان کی حکومت میں ہمیں کتنے ملے؟ میں Point scoring نہیں کرنا چاہتا لیکن میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں، آئیں ہم بیٹھیں کیونکہ ہم ساری بات خیبر پختونخوا کی ترقی اور فلاح کے لئے کر رہے ہیں، سپیکر صاحب نے وعدہ کیا تھا، ہم آل پارٹیز کانفرنس بلائیں گے، جرگے بنائیں گے جن میں تمام پارلیمانی پارٹیاں موجود ہوں گی اور وہ اس حقوق کے اوپر ایک چارٹر بنائیں گی۔ میڈم سپیکر، یہ باتیں وفاقی حکومت سے بالاتر ہو گئی ہے، یہ حقیقت کس کو پتہ نہیں کہ پاکستان میں جمہوریت کی آج کیا پوزیشن ہے؟ اگر ہم چھپن چھپائی کھیل رہے ہیں تو یہ شاید ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے، کس کے لوگ شہید نہیں ہوئے، کس کے؟ آپ تو خوش قسمت ہیں، میں اکثر کہتا ہوں، ہماری تو قیادت شہید ہوئی، ہمارے لاکھوں ورکرز خودکش دھماکوں کا ایندھن بنے، آپ تو خوش نصیب ہیں، نہ خودکش حملے ابھی ہوئے ہیں اور نہ آپ کی قیادت شہید ہوئی ہے اور نہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے لوگ شہید ہوں اور آپ کی قیادت پابند سلاسل ہو لیکن خدارا خیبر پختونخوا کے لئے ہمیں یک آواز ہونا پڑے گا، یک زبان ہونا پڑے گا، خیبر پختونخوا وسائل سے زرخیز ہے لیکن جس طریقہ کار سے آپ لوگ یہ وسائل استعمال کر رہے ہیں، یہ مسائل کو بڑھائے گا، میں بار بار تجویز دیتا ہوں اور آخر میں دوبارہ یہی تجویز دوں گا کہ خیبر پختونخوا کے وسائل کا اگر مقدمہ لڑنا ہے تو وہ دلیل سے لڑنا پڑے گا، گفت وشنید سے کرنا پڑے گا، مکالمے کے ذریعے کرنا پڑے گا، سمجھوتوں کے ذریعے کرنا پڑے گا، نہ کہ اسلام آباد پہ چڑھائی سے کرنا پڑے گا۔ خدارا پاکستان میں آئین کی علمبرداری کا بہت فقدان ہے، بحیثیت ایک سیاسی طالب علم کے مجھے اس کہنے میں کوئی قباحت نہیں لیکن یہ عملداری آج سے نہیں ہے، میرے تحریک انصاف کے بھائی سمجھتے ہیں کہ شاید یہ 2018ء سے ہے، یہ آئین کی عملداری، جب سے 1973ء کا آئین بنا ہے، جس شخص نے اس ملک کو آئین دیا تھا اس شخص کا اس ریاست نے کیا انجام کیا، خدارا یہ وہ حقیقتیں ہیں جن کے اوپر ہم مزید باتیں نہیں کرنا چاہتے، وقتاً فوقتاً باتیں ہو چکی ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ خیبر پختونخوا کا معاشی مقدمہ چار لفظوں میں ہے، میں صرف اپنے Colleagues کے لئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کا معاشی مقدمہ چار حروف تہجی میں ہے "الف، ب، پ اور ت" کوئی لمبا چوڑا حروف تہجی بھی نہیں ہے، یہ معاشی مقدمہ ہے خیبر پختونخوا کا، الف: آئین پہ عملداری چاہتے ہیں، ب: بجلی کا منافع چاہتے ہیں، پ: پانی کا حصہ چاہتے ہیں، ت: تیل پہ ایکسائز ڈیوٹی چاہتے ہیں۔ یہ چار حروف تہجی کے اوپر خیبر پختونخوا کا معاشی مقدمہ ہے جس میں تمام مرکزی سیاسی جماعتیں جو حکمران

رہی ہیں، آئیں ان کا احتساب کرتے ہیں کہ جو کس نے کتنے پیسے لیے؟ تحریک انصاف بھی مرکز میں رہی، چار سال رہی، مسلم لیگ نون بھی رہی، پاکستان پیپلز پارٹی بھی رہی، آئیں بیٹھتے ہیں، اس کو Out of the box سوچنا پڑے گا، تب جا کر ہم خیبر پختونخوا کے لوگوں کے سوال کا جواب اور اپنے بھائی داؤد شاہ کے سوال کا جواب دے سکتے ہیں، جب ہم سارے سر جوڑ کر بیٹھیں گے اور اس کا حل نکالیں گے، آئین میں ہمارے حقوق موجود ہیں۔ میڈم سپیکر، میں آخر میں یہی کہوں گا:

اپنی غفلت کی یہی حالت اگر قائم رہی
آئیں گے غسال کابل سے کفن جاپان سے

آخر میں میں میڈم سپیکر، آپ کا بے حد مشکور و ممنون ہوں جو آپ نے میری ناچیز کی رائے Floor کے آگے رکھی۔ شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جناب کنڈی صاحب، شکریہ۔ جی جناب سجاد احمد خان صاحب۔

<u>جناب محمد سجاد (وزیر زراعت):</u> شکریہ میڈم سپیکر، اس سلسلے میں ہماری پہلے بھی بات ہوئی تھی کہ ہمارا اسمبلی میں سپیکر صاحب کے ساتھ یہ ڈسکس ہوا تھا، اس میں اپوزیشن والے ارکان بھی تھے، احمد کنڈی صاحب بھی تھے کہ ہم یہاں سے ہاؤس سے ایک کمیٹی بنائیں گے، یہ کمیٹی اسی سلسلے میں کام کرے گی کہ ہمارے وفاق کے ساتھ جو بھی وسائل پہ معاملات ہیں اور وہ جو ہمیں نہیں دے رہے ہیں، اس کے لئے ہمارے ہاؤس سے ایک کمیٹی ہو گی جس میں تمام جتنی بھی پارٹیاں بیٹھی ہوئی ہیں، ان سب کی اس میں نمائندگی ہو گی، پھر یہ ہم وفاق سے بات کریں گے اس سلسلے میں کہ ہمارے جو بھی بقایاجات ہیں، اس کی جلد از جلد ہمیں Payment کے لئے کوئی شیڈول طے کریں اور ہمیں ایک شیڈول دے دیں اور ہمیں وہ سارے وسائل پہ جتنے بھی ہمارے حقوق بنتے ہیں، وہ Immediately ہمیں Pay کر دیں۔ احمد کنڈی صاحب نے غالباً اسی کی طرف ریفر کیا ہے اور اس پہ سپیکر صاحب Agree بھی تھے، میں ابھی آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس پر یہاں سے ہم ایک کمیٹی ابھی بنا لیتے ہیں اور میری اپنی ایک رائے ہے، وہ یہ ہے کہ پورے ہاؤس سے ایک کمیٹی بن جائے، جس طریقے سے ہم نے پہلے بنائی تھی کیونکہ یہ کافی بڑا ایشو ہے اور یہ کوئی آج سے یا دو سال یا پانچ سال والی بات نہیں ہے میڈم سپیکر، یہ بات جب سے پاکستان بنا ہے، اس ریاست میں جب سے یہ ہمارا صوبہ بنا ہے، اس میں ہمیں حقوق اس طریقے سے دیئے گئے ہیں کہ مر مر کر دے رہے ہیں، ایک ایک جگہ پہ تڑپا تڑپا کر دے رہے ہیں، آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں، ٹوبیکو ہماری اتنی بڑی Crop ہے اور اس کو وفاق نے سنبھالا ہوا ہے، باقی جتنی بھی، گنا اور وہ سارے جو ہے ناں صوبوں کو دیئے ہوئے ہیں، حالانکہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد کوئی حق نہیں بنتا کہ وفاق ہماری Crop جو سب سے زیادہ ہمارے پاس ہوتی ہے اور سب سے بڑا منافع ہے، اس کو اپنے پاس رکھے، تو پھر تو باقی چاہیئے کہ Specialize crop میں گنا بھی ہے، باقی چیزیں بھی ہیں، وہ صوبوں کو نہ دیں، وہ بھی وفاق اپنے پاس رکھے جبکہ ان کو پنجاب اور سندھ کے حوالے کیا ہوا ہے اور ٹوبیکو اپنے پاس رکھا ہوا ہے، حالانکہ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اٹھارہویں ترمیم کے Immediate بعد فوری طور پہ جتنی بھی Crops

صوبوں کو منتقل ہورہی تھیں تو ٹوبیکو بھی ہو جاتا لیکن وہ انہوں نے نہیں کیا، وہ اپنے پاس رکھا حالانکہ اس پہ ابھی بھی ہم ان کے ساتھ کیس لڑرہے ہیں۔ میڈم سپیکر، ایک کمیٹی کی میں ریکویسٹ کرتا ہوں، آپ Kindly اس کو اگر وہ کر دیں تو بہت مہربانی ہو گی، اس کو ہم فوری طور پہ Proceed بھی کریں گے اس پہ ان شاء اللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب سجاد صاحب، اس کے لئے میرے خیال سے Already ہماری CCI موجود ہے، میں آپ سے گزارش کروں گی، بات تو کنڈی صاحب کی بھی صحیح ہے، آپ نے جو مشاورت کی بات کی یا کمیٹی کی، لیکن میں آپ سے گزارش کروں گی کہ آپ وزیراعلیٰ صاحب سے اس سلسلے میں خصوصی طور پر ایک وہ کریں، اس کے بعد پھر آپ کمیٹی بنالیں، جو بھی اس کی مشاورت ہو گی، اس مشاورت سے ہم آگے جائیں گے۔ تھینک یو، سجاد صاحب۔

وزیرزراعت: ٹھیک ہے جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب سہیل آفریدی صاحب۔

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ شکریہ میڈم سپیکر، 26 اور 27 نومبر کو جو حالات ہم نے دیکھے ہیں کہ پرامن لوگوں پر سیدھی گولیاں برسائی گئیں، سنائپر سے ان کے سر مارے گئے، شیل سے ان کو زخمی کیا گیا، ہماری سوچ یہ تھی کہ کم سے کم خیبرپختونخوا میں ہماری جو سیاسی پارٹیاں ہیں، یہ ہمارے غم میں ہمارے ساتھ شریک ہوں گی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہاں پر اخلاقی اقدار بالکل ختم ہو چکے ہیں اور یہ لوگ کچھ لوگوں کے احسانوں کے نیچے ایسے دبے ہوئے ہیں کہ نہ حق بات کر سکتے اور نہ سچ بول سکتے ہیں۔ میڈم سپیکر، ابھی ہمارے دوست احمد کنڈی صاحب نے بات کی کہ ہم نے اسلام آباد پر چڑھائی کی، تو ہم نے اسلام آباد پر بالکل چڑھائی نہیں کی، ہم اپنا آئینی اور قانونی حق لینے اسلام آباد گئے تھے، جس طریقے سے گئے تھے، یہی آئین اور یہی قانون ہمیں اس کی اجازت دیتا ہے، اگر فرض کریں 8 فروری کو مینڈیٹ چوری نہ ہوتا، اگر 14 اور 15 مارچ 2023ء کو میرے لیڈر کے گھر پر حملہ نہ ہوتا، اگر ظل شاہ کو شہید نہ کیا جاتا، اگر عمران ریاض کو اغواء نہیں کیا جاتا، اگر ارشد شریف کو شہید نہ کیا جاتا، اگر آزادی رائے پر پابندی نہ لگی ہوتی، اگر آئین اور قانون کی پاسداری ہو رہی ہوتی، اگر میرے لیڈر، میرے قائد جناب عمران خان صاحب کو ناحق قید میں نہ ڈالا گیا ہوتا، اگر پاکستانی عوام کی رائے کی عزت کی گئی ہوتی تو ہمیں اسلام آباد جانا نہ پڑتا، ہم اسلام آباد نہ جاتے۔ (تالیاں) مسئلہ یہ ہے کہ پچھلے تقریباً دو اڑھائی سال سے مسلسل ہر آئینی اور قانونی دروازہ ہم کھٹکھٹا رہے ہیں لیکن ہمیں کوئی جواب نہیں مل رہا، ہمیں انصاف نہیں مل رہا، طاقتور لوگ اتنے طاقتور ہیں کہ ہمارے ججز بیچارے وہ لیٹر کرتے ہیں کہ یہ ہمارے فیصلوں میں مداخلت کرتے ہیں، ہم کس کے پاس جائیں؟ جائیں کہاں؟ یہاں پہ ہمارے اپوزیشن بھائی کہتے ہیں کہ ہم نے شہداء دیئے ہیں، تاریخ اٹھا کر دیکھ لو، 1947ء سے لے کر آج 2024ء تک سیاسی تاریخ دیکھو کہ ڈھائی سال تک مزاحمتی تحریک کسی کے باپ نے بھی نہیں چلائی جو پاکستان تحریک انصاف کے ورکر نے چلائی ہے، میں داد پیش کرتا ہوں اپنے ورکرز کو، (تالیاں) ہم نے بھی شہداء دیئے ہیں، میرا لیڈر نا

حق قید میں ہے، وہ مسلسل تقریباً پندرہ مہینے سے نا حق قید میں ہے، ہماری باقی جو سیاسی لیڈر شپ ہے، وہ بھی نا حق قید میں ہے، ادھر ہمارے اپوزیشن لیڈر جو پرسوں اسٹیبلشمنٹ کے PRO بنے ہوئے تھے، ساری باتیں وہ اسٹیبلشمنٹ کی منہ والی کر رہے تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ جمہوری اقدار کی قدر نہیں کی جاتی، جلاؤ، گھیراؤ، مارو، میڈم سپیکر صاحبہ، پورے پاکستان کی اسمبلیاں اٹھا کر دیکھ لیں، میں چیلنج کرتا ہوں، پنجاب اور مرکز دونوں میں ان کی گورنمنٹ ہے، وہاں بھی سپیکر ان کا پنجاب اسمبلی میں، قومی اسمبلی میں بھی ان کا ہے، پنجاب کا اپوزیشن لیڈر انہوں نے گرفتار کیا، قومی اسمبلی کا اپوزیشن لیڈر جو ہمارا ہے، انہوں نے گرفتار کیا، یہاں پر چالیس منٹ تک ہمارا دماغ کھاتا ہے، ایک تو فارم سینتالیس سے جعلی طریقے سے چور دروازے سے آیا ہوا ہے اور اوپر سے یہاں پر چالیس چالیس منٹ ہمارا دماغ کھاتا ہے، یہ ہوتے ہیں جمہوری اقدار، یہ ہوتی ہیں اخلاقیات، یہ ہوتا ہے اسمبلی کے فلور کا تقدس، ہم کرتے ہیں، یہ آمروں کی گود سے آئے ہوئے لوگ، یہ ہمیں جمہوری اقدار سکھائیں گے جنہوں نے زندگی بھر کوئی الیکشن نہیں جیتا، زندگی بھر انہوں نے Level playing field میں الیکشن نہیں لڑا، انہوں نے ہمیشہ مک مکاؤ نورا کشتی کی ہے۔ دوسرا اپوزیشن لیڈر ہماری اسٹیبلیشمنٹ کے PRO صاحب، وہ کہتے تھے کہ اسلام آباد میں پنجاب نے شرکت نہیں کی، ادھر فلور آف دی ہاؤس میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ 25 دسمبر کو لاہور مینار پاکستان میں پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے شہداء کے لئے دعائیہ تقریب ہم منعقد کریں گے، آپ پنجاب کے کسی بھی ضلع میں اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں، اپنا جلسہ ریکارڈ کروائیں، دیکھتے ہیں کہ ہماری دعائیہ تقریب میں آپ لوگوں سے زیادہ لوگ شریک نہیں ہوئے تو ہم اسمبلی سے استعفیٰ دے دیں گے ان شاء اللہ وتعالیٰ۔ (تالیاں) 25 دسمبر یہ بھی جلسہ کریں، ہم بھی وہاں پر اپنے شہداء کے لئے دعائیہ تقریب کرتے ہیں، پنجاب مینار پاکستان میں اپنے لئے جگہ سلیکٹ کریں، جتنی تنگ گلی ہو اپنے لئے سلیکٹ کریں، پاکستانی قوم فیصلہ کرے گی کہ وہ عمران خان کے ساتھ ہے یا ان بھگوڑوں کے ساتھ ہے؟ جب بھی یہ پھنس جاتے ہیں تو ملک چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، یہاں پر ہمارا ایک دوسرا دوست جس کو ہم عزت کی نگاہ سے بھی دیکھتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان کا سینیٹر جو ابھی عسکری سینیٹر بلوچستان سے منتخب ہوا ہے، وہ ہمیں انقلاب کا درس دے رہا ہے، اللہ معاف کرے، توبہ توبہ، وہ ہمیں انقلاب سکھائے گا، مطلب جس کا لیڈر ایمل ولی ہو، وہ ہمیں انقلاب کا درس دے گا، اللہ معاف کرے، اللہ معاف کرے (تالیاں) هغه بله ورځ دلته ده خبره کوله چې سره بخری، یہ اس لئے میں پشتو میں بول رہا ہوں کہ اس نے پشتو میں بولا تھا، میں پشتو میں جواب دوں گا۔ وائی چې سره بخری هغه او دغه، دا سره بخری مو درته دلته په خیبر پښتونخوا کښې ختم کړل، شنه بخری مو درته په پنجاب کښې ختم کړل، ستاسو د پاسه چې کوم تور بخری دی، دې د اوور بخرو د ټولو سیاست ختم کړو، په دې پاکستان کښې الحمدللّٰه، (تالیاں) دلته ته اودریږې په دې حالاتو کښې چې دلته ستا پښتانه شهیدان شوی دی، ته ما ته دغه خبرې کوې، ته ما ته طعنې راکوې، دغه د قبائلو روایات دی، دغه د پښتنو روایات دی، د پښتون روایت

دے، د پښتون کلتور دے، دا د پښتون ننگ دے چې پښتون همیشه د مظلوم سره اودریدلے دے، د ظالم خلاف اودریدلے دے گنی ورشه د پښتنو تاریخ اوگوره، په دې خیبر پختونخوا کښې د مغلو ککرئ پرتې دی او د انگریزانو ککرئ هم پرتې دی، (تالیاں) مونږ د چا لاندې هم وخت نه دے تیر کړے، تاسو به مونږ ته وایئی، د پښتنو سوداګر به مونږ ته د انقلاب چغې وهی چې چا د پښتنو وینه خرڅه کړې وه۔ میڈم سپیکر،اس کے علاوہ ایک چھوٹا سا قصہ میں سناتا ہوں۔۔۔۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: محترمہ ڈپٹی سپیکر صاحبہ، کورم۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Secretary Sahib, count please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: او کنه، هغه هلته چې کوم دے د کرکټ جوکر رانه هیر شو، هغه مو لږ غوندې راکاږلو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائیں، Ring the bell, please.

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Madam Deputy Speaker: Secretary Sahib, count again.

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اب میں اجلاس کو ملتوی کرتی ہوں،

We will meet again at 02:00.P.M, afternoon tomorrow, Tuesday, 10th December, 2025, Inshah Allah.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 10 دسمبر 2024ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)